ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ

شمس العلماء بلیغ الملک علامہ تاجور نجیب آبادی

Shamsul Ulema Baleeghul Mulk
Allama Tajwar Najeebabadi

Dr. Sohail Abbas Baloch, Lecturer, International Islami University, Islamabad, Pakistan.

Abstract:

Allama Tajwar Najeebabadi had a multi-faceted personality. He was a distinguished poet, lexicographer, historian, teacher and a religious scholar. After the independence in 1947, he was appointed as librarian at Diyal Singh College Lahore. He also remained editor of important Urdu Magazines: Adabi Duniya, Shahkar, Akhbar Prem and Hamara Punjab.
Urdu Markaz is one of the institutions that worked for the progress of Urdu, It came into existence with personal efforts of Tajwar Najeebabadi in 1925. In this article some hitherto hidden aspects of his personality are revealed.

شمس العلماء علامہ احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادی، کنیت ابو العرفان نسباً درّانی افغان، یوسف زئی پٹھان تھے۔ آپ کے اجداد احمد شاہ ابدالی کے ہم راہ افغانستان سے آ کر نجیب آباد ضلع بجنور میں آباد ہو گئے۔ علامہ تاجور نینی تال میں پیدا ہوئے۔ تاریخِ پیدائش میں اختلاف ہے، رسالہ ''پکچر''[۱] میں (۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴) اور ''وفیات مشاہیرِ پاکستان''[۲] میں ۲، مئی ۱۸۹۳ء درج ہے۔ عربی فارسی کی ابتدائی تعلیم اپنے برادرِ معظم سے حاصل کی۔ ماہِ صفر ۱۳۲۶ھ میں دس سال کی عمر میں دار العلوم دیو بند کے طالبِ علم بنے۔ دس برس وہاں رہ کر درسِ نظامیہ کی تکمیل کر کے اگست ۱۹۱۴ء میں لاہور آئے۔ شمس العلماء مفتی عبد اللہ ٹونکی کے ایماء پر ''اورینٹل کالج'' میں داخلہ لیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۱۵ء میں مولوی فاضل اور ۱۹۱۶ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

علامہ تاجور کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ عالمِ دین، ممتاز شاعر، صحافی، لغت نگار، بچوں کے ادیب، مورخ اور استاد۔ ابتدا میں آپ ''دیال سنگھ ہائی اسکول'' میں اُردو کے مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ کا تقرر فارسی اور اُردو کے استاد کی حیثیت سے ''دیال سنگھ کالج'' لاہور میں ہوا۔ آپ ۱۹۱۵ء تک یہ فرائض ادا کرتے رہے۔ تقسیمِ ملک کے بعد سیّد عابد علی عابد کو کالج کا پرنسپل اور مولانا کو ''دیال سنگھ لائبریری'' کا لائبریرین مقرر کیا گیا۔

لاہور میں آمد سے قبل ''نالۂ بلبل'' ۱۹۱۱ء، ''آفتابِ اُردو'' (لدھیانہ) اور ''تاج الکلام'' ۱۹۱۴ء (نجیب آباد) کے مدیر رہ چکے تھے۔

۱۹۱۶ء میں رسالہ ''مخزن'' کے اڈیٹر بنے، تاجور سے پہلے اس کے اڈیٹر میر نثار علی شہرت دہلوی تھے۔ پانچ سال تک ''مخزن'' سے وابستہ رہے ''مخزن'' سے کنارہ کش ہونے کے ایک سال بعد ۱۹۲۲ء میں میاں بشیر احمد بار ایٹ لا نے اپنے مرحوم والد میاں محمد شاہ دین کی یادگار کے طور پر ماہنامہ رسالہ ''ہمایوں'' لاہور جاری کیا، مولانا اس میں مدیرِ معاون بنائے گئے۔

۱۹۲۹ء میں رسالہ ''ادبی دنیا'' جاری کیا۔ ''ادبی دنیا'' مارچ ۱۹۳۳ء میں منصور احمد اور مولانا صلاح الدین احمد نے خرید لیا۔ مئی ۱۹۳۵ء میں رسالہ ''شاہ کار'' جاری کیا۔ ہفت وار اخبار ''پریم'' بھی جاری کیا۔

آخر میں حکومتِ پنجاب کے ہفتہ وار مصور پرچے ''ہمارا پنجاب'' کی ادارت مولانا کے سپرد ہوئی۔

اُردو زبان کی تشکیل و ترقی کے لیے جن اداروں نے کام کیا، ان میں ایک اہم نام ''اُردو مرکز'' کا ہے۔ یہ ادارہ علامہ تاجور نجیب آبادی کی ذاتی کوششوں سے اگست ۱۹۲۵ء میں وجود میں آیا۔ (ضرورت اس امر کی ہے کہ اس گم گشتہ ادارے کی باز یافت کے لیے کوئی تحقیقی کام کیا جائے)۔ ابتدا میں مولانا نے مختلف لوگوں سے اس باب میں مشاورت کی۔ ''نیچر'' کے تاجور نمبر میں درج ذیل اصحاب کے ناموں کی فہرست ملتی ہے جن سے اس ضمن میں مشاورت کی گئی۔

''علامہ عبد الحلیم شرر مرحوم، علامہ عمادی، مولانا عبد الماجد بی۔اے مصنف فلسفہ جذبات و فلسفہ اجتماع، مرزا اعجاز حسین دہلوی بی۔اے، ایل۔ ایل۔ بی، وکیل، مولانا سید غلام بھیک نیرنگ، بی۔اے، وکیل۔ پروفیسر رشید احمد صدیقی، ایم۔اے۔ لیکچرر مسلم یونیورسٹی و مدیر سہیل، علی گڑھ، پروفیسر کشوری موہن مترا۔ ایم۔اے، ایم۔آر۔اے۔ایس

(لنڈن) مولانا سید جالب دہلوی ایڈیٹر ''ہمدم''، لکھنو، ڈاکٹر شانتی سروپ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی یونیورسٹی، میاں بشیر احمد بی۔ اے۔ آکسن بیر سٹرایٹ لا ء ایڈیٹر ہمایوں، خان بہادڈاکٹر سر میاں محمد شفیع بیر سٹرایٹ لا ء کے۔سی۔ ایس۔آئی۔سی۔آئی۔ای۔ ایل۔ڈی، مولانا سید راشد الخیری دہلوی ایڈیٹر رسالہ ''عصمت'' دہلی، چودھری فتح دین ایم۔اے ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز ملتان ڈویژن، مولانا سید ناصر نذیر فراق دہلوی، چودھری محمد حسین صاحب بی۔اے۔ پی۔آئی۔ایس۔ڈی۔آئی منٹگمری، شیخ ظہور الدین صاحب بی۔اے۔ پی۔ ای۔ ایس۔ ڈی۔ آئی لائل پور، خان بہادر مولوی خورشید احمد صاحب بی۔ اے۔ ریٹائرڈ ڈویژنل انسپکٹر راولپنڈی، راجہ فاضل محمد خان بی۔ اے۔ پی۔ ای۔ ایس ڈپٹی انسپکٹر راولپنڈی ڈویژن، چودھری غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے۔پی۔ ای۔ ایس۔ ڈی۔آئی ڈیرہ غازی خاں، خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔آر۔ اے۔ ایس (لنڈن) پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور اور مولانا وحید الدین سلیم پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی۔

مولانا علامہ تاجور نجیب آبادی نے اس سلسلے میں مختلف اربابِ قلم کو ایک مطبوعہ تحریر بھی بھیجی، جس کی نقل درج ہے۔

'' جنابِ محترم!

یہ امر جناب سے پوشیدہ نہیں کہ ملک کا بہی خواہ اور علم دوست طبقہ ایک مدت سے اُردو کو دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی سطح پر لانے کے لیے بے قرار ہے۔ اس حیثیت سے موقت الشیوع جرائد ورسائل اور ملک کی چھوٹی بڑی علمی جماعتیں اور انجمنیں جو کچھ کر رہی ہیں ان کا کافی احترام رکھتے ہوئے ہمیں اس حقیقت کے اظہار کے بغیر چارۂ کار نہیں کہ کام کی اہمیت اس تنگنائے فکر سے گذر کر مزید وسعتِ عمل کی محتاج ہے۔ ''اُردو مرکز'' (ملک کی واحد اُردو اکادمی جو دنیائے ادب کے مشاہیر اہلِ قلم کی گراں قدر مجلس کی نگرانی میں ایک بڑے سرمایہ سے قایم کی گئی ہے) نے اس امر کو ملحوظ رکھ کر اپنے مجوزہ نظامِ عمل کے لیے حسب ذیل دفعات مقرر کیے ہیں۔

۱۔ اُردو کے اُس حصۂ ادب وشاعری کو جو ملحوظ رکھنے کے قابل ہے اور جو دراصل اُس کی آیندہ ترقیات کا اصلی ہیولیٰ بھی ہے۔ جلد سے جلد انتخاب کے بعد مستقل مجلات کی صورت میں ترتیب دینا۔

۲۔ اُردو میں ایک مخزن العلوم (انسائیکلوپیڈیا) تیار کرنا۔

۳۔ اُردو زبان کے فتوحاتِ ادبیہ کا ایک منتخب مجموعہ سال بہ سال مجلّات کی شکل میں پیش کرتے رہنا۔

۴۔ گراں قدر نایاب مطبوعہ و غیرمطبوعہ اُردو کتابوں کی ترتیب و تہذیب اور حسبِ استطاعت ہرقسم کی علمی و ادبی اُردو تصنیفات و تالیفات کی اشاعت۔

۵۔ ''اُردو مرکز'' کی مجلسِ مشاورت (جو درحقیقت اُردو زبان کے لیے ادبی دار الافتاء ہے) کے ذریعے علمی ضروریات کے مناسب جدید الفاظ کی اختراع اور متنازعہ فیہ امور ادبیہ کے متعلق ناطق فیصلہ۔

ان دفعات کی اوّلین قسط یہ ہے کہ نظم ونثر کے اس بہترین حصے کو جسے اُردو ادب اپنی موجودہ مدّتِ حیات میں فراہم کرسکا ہے اور ایک باقاعدہ منتظم صورت میں ملک کے سامنے پیش کردے۔ یہ مجموعہ جہاں ایک طرف اُردوادب وشاعری کا حاصل وعطر ہوگا، وہیں یہ امر بھی مدِ نظر ہے کہ حتیٰ الامکان اس میں ایک حدِ خاص تک ترتیب تاریخی بھی ملحوظ رہے تاکہ ہردور کی خصوصیات اور ادبی دماغ کے ارتقائی مدارج کا بھی سرسری طور پر اندازہ ہو سکے۔ اس التزام کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی پیشِ نظر ہے کہ شعراء اور ادباء کی تصاویر اور ان کے حالات سے بھی (جس قدر دستیاب ومیسر ہوسکیں) ان مجلّات کی رونق وزینت میں اضافہ کیا جائے۔ ان بلند اور وسیع عزائم کی اہمیت اور ان کی مشکلات کا جناب خود ہی اندازہ فرما سکتے ہیں۔ ''اُردو مرکز'' لاہور نے خدا کا نام لے کر اس کام کو شروع کردیا ہے جسے اربابِ ذوق کی مشہور قابلِ قدر جماعت نہایت سرعت سے انجام دے رہی ہے بلکہ اس کام کا ایک بڑا حصہ پریس میں بھی جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے مشہور فضلا وادیب بھی اپنے زرّیں مشوروں اور اعزازی خدمات سے ''اُردو مرکز'' کی اعانت فرما کر خدمتِ زبان کا غیر فانی ثبوت دے رہے ہیں، لیکن مشرقی اخلاق وذہنیت کی ناقابلِ تردید عظمت یہ ہے کہ یہاں کے کاموں کی تمام مشکلات کو صرف سرمایہ اور مالیات کے زور پر حل نہیں کیا جا سکتا اس لیے کہ ملک میں بحمداللہ ایسے غیور وعالی حوصلہ بزرگوں کی کمی نہیں جو ملک کے مفید کاموں کی اعانت وحوصلہ افزائی کو مادی ''سودوزیاں'' سے آلودہ کرنا پسند نہیں کرتے اور صرف بے غرضانہ اعانت کو اپنی خدمات کا حقیقی نعم البدل تصور کرتے ہیں۔ نظر براں جناب سے بہ کمال ادب گذارش ہے کہ

اپنی نظم و نثر کا ایک منتخب اور خوش خط مجموعہ مع اپنے حالات اور بلاک کے (اور اگر بلاک موجود نہ ہو تو تصویر) ''اُردو مرکز'' انارکلی لاہور کے نام ارسال فرمائیں، اسی کے ساتھ ہمارے کاموں کے متعلق اگر کوئی مفید مشورہ بھی عنایت فرمائیں گے تو اسے بھی نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ اُردو نظم و نثر کی کوئی ایسی کارآمد تصنیف و تالیف جواب تک کنج گم نامی میں پڑی ہوئی ہو اس کے منتخب حصے مع مصنف و مؤلف کے حالات کے اگر دستیاب ہوسکیں تو وہ بھی براہِ عنایت ارسال کیے جائیں۔ اس قسم کی زرّیں امداد دینے والے حضرات کا اس تاریخی سلسلے میں شکریہ کے ساتھ اعتراف کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کارکنان ''اُردو مرکز'' ایسے تمام حضرات سے جنھوں نے اُردو ادب و شاعری کی کوئی خدمت انجام دی ہو یہ امید کرتے ہیں کہ وہ خود بھی اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے اس لیے کہ ان کے حالات اور گراں مایہ کارنامے اگر اُردو ادب و شاعری کے اس مستقل اور مبسوط ریکارڈ اور ''مخزن'' میں نہ آئے تو یہ امر بڑی حد تک طرفین کے لیے قابلِ افسوس ہوگا۔

الملتمس مہتمم اُردو مرکز، انارکلی لاہور

فہرست کارکنان ''اُردو مرکز''

۱۔ حضرت اصغر، مصنف، ''نشاطِ روح''۔
۲۔ سید عابد علی عابد بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، ایڈیٹر ''ہزار داستان''۔
۳۔ شیخ محمد ضیاء الدین شمسی، جرنلسٹ۔
۴۔ میاں تصدق حسین خالد، ایم۔ اے۔
۵۔ مسٹر منوہر سہائے انور سہوانی، جرنلسٹ۔
۶۔ پنڈت میلا رام وفا، ایڈیٹر ''سوراجیہ''۔
۷۔ مولانا حامد علی خاں صاحب، بی۔ اے (نیشنل)۔
۸۔ حضرت فاخر ہریانوی، بی۔ اے۔
۹۔ شیر علی خان صاحب سرخوش، مصنف ''تذکرہ اعجازِ سخن''۔
۱۰۔ شیخ عبداللطیف صاحب تپش، بی۔ اے۔

۱۱۔ اصغر حسین خاں صاحب، نظیر لدھیانوی۔

۱۲۔ حضرت جگر مراد آبادی۔

۱۳۔ مولانا گویا جہان آبادی۔

۱۴۔ مولانا سیماب آبادی، ایڈیٹر ''پیمانہ''۔

۱۵۔ شیخ محمد ہادی حسین قرشی، ایم۔اے۔

۱۶۔ سردار اودھے سنگھ شائق، بی۔اے، ایل۔ایل۔بی۔

۱۷۔ مسٹر یوسف سلیم، بی۔اے۔

ارکینِ مجلسِ مشاورت

۱۔ آنر ایبل خان بہادر سر شیخ عبدالقادر بیرسٹرایٹ لا۔ ریوی نیو ممبر ایگزیکٹو کونسل پنجاب۔

۲۔ خان بہادر شیخ نور محمد صاحب، ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس انسپکٹر آف ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ صوبہ پنجاب۔

۳۔ پنڈت برج موہن دتا تریہ کیفی دہلوی (ادبی نقاد)۔

اس کے علاوہ جن اصحاب کا تعاون رہا ان میں اختر شیرانی، یاس یگانہ چنگیزی، سیفی سہاروی اور درد نکودری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اس ادارے کے لیے سرمایہ میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز نے فراہم کیا۔ اس ادارے نے ابتدائی انتظامات مکمل کر چکنے کے بعد ایک لائبریری مرتب کی۔ مستقل تالیفات و تصنیفات کے علاوہ مختلف رسائل میں شایع ہونے والے مضامین سے استفادہ کرکے کئی مجموعے مرتب کیے گئے۔ پھر اسی ادارے کے زیرِ اہتمام لائبریریوں کے لیے یہ مفید اور معلوماتی مجموعے شایع کیے گئے۔ اس ادارے کی نگرانی میں پرانی ادبی تصانیف کا جائزہ لیا گیا۔ میر، سودا، دبیر، انیس وغیرہ کے انتخاب شایع کیے گئے۔ بہترین افسانوں کے مجموعے مرتب کیے گئے۔ ان مجموعوں میں ''تصویرِ مناظر''، ''پیامِ زندگی'' اور ''اُردو افسانے'' وغیرہ شامل ہیں۔ ''فسانہ آزاد'' سے خوجی کے کارنامے کے نام سے خوجی کے حالات پر مشتمل ایک کتاب کئی حصوں میں شایع کی گئی۔ ''اُردو مرکز'' کے زیرِ اہتمام ایک غیر سیاسی رسالہ ہفت روزہ ''اتحاد'' جاری کیا گیا۔ جس کا مقصد ہندو مسلم اتحاد تھا۔ یہ پرچہ مولانا مرتب کرتے تھے اور یہ عرصے تک برِ صغیر کے مدارس میں مقبول رہا۔

مولانا نے اسکولوں کے نصاب کے لیے بہت سے کتابیں لکھیں تھیں جن میں سے بعض الہٰ آباد اور مدراس یونیورسٹیوں کی ایف۔اے اور بی۔اے کلاسز میں پڑھائی جاتی تھیں۔ ان کی مرتب کی ہوئی کتاب ''روحِ نظم'' لندن یونیورسٹی کے آنرز ان اُردو کلاس کے کورس میں بہت عرصے تک شامل رہی۔ مولانا نے جو نصاب مرتب کیے ان کی افادیت درج ذیل اسباق کے عنوانات سے معلوم ہوسکتی ہے، جو ان میں شامل تھے۔

۱۔ پروانہ راہداری	۲۔ ہیڈ ماسٹر کا خط
۳۔ چند خطوط	۴۔ کھیتی باڑی
۵۔ آلاتِ زراعت	۶۔ زراعتی بیماریاں
۷۔ زمین کی قسمیں	۸۔ دیہاتیوں کی مقدمہ بازیاں
۹۔ پنجاب زراعتی بینک	۱۰۔ امداد باہمی
۱۱۔ سائنٹفک مضامین	۱۲۔ مشاہیرِ عالم
۱۳۔ اخبارات کے فائدے	۱۴۔ ڈاک خانے اور ریل کے قواعد
۱۵۔ پرونوٹ	۱۶۔ منی آرڈر
۱۷۔ شکستہ تحریرات	۱۸۔ موجودہ جنگ کے ہتھیار
۱۹۔ فسٹ ایڈ	۲۰۔ سکاؤٹنگ
۱۲۔ وبائی بیماریوں کی روک تھام	۲۲۔ سمندر
۲۳۔ زمین	۲۴۔ چاند
۲۵۔ سورج	۲۶۔ آسمان
۲۷۔ جنگل	۲۸۔ جمادات
۲۹۔ نباتات	۳۰۔ حیوانات
۳۱۔ حیوانات کی قسمیں	۳۲۔ چالیس نظمیں
۳۳۔ لطیفے	۳۴۔ بجھارتیں
۳۵۔ آٹھ قدیم کہانیاں	۳۶۔ آٹھ پریوں کی کہانیاں
۳۷۔ پہاڑ اور ہمالیہ	۳۸۔ مونٹ ایورسٹ
۳۹۔ قطب جنوبی و شمالی	۴۰۔ دنیا کے براعظم

۴۱۔عرب کے بچے	۴۲۔چین کے بچے
۴۳۔سکیمو کے بچے	۴۴۔یورپ کے بچے
۴۵۔دنیا کی چند اقدام	۴۶۔سامی و آریائی نسلیں
۴۷۔ایتھر	۴۸۔تھرمامیٹر
۴۹۔بارش ناپنے کا آلہ	۵۰۔زلزلے کا خبر رساں آلہ
۵۱۔پانچ بڑی ہندوستانی ریاستیں	۵۲۔ڈسٹرکٹ بورڈ
۵۳۔صوبائی اسمبلی	۵۴۔مرکزی اسمبلی
۵۵۔ہندوستان آزاد ہو رہا ہے	۵۶۔آبیانہ
۵۷۔پنجاب کی آب پاشی	۵۸۔پنجاب کی آبادی اور اقوام
۵۹۔پنجاب کی نوآبادیاں	۶۰۔پنجاب کی منڈیاں
۶۱۔پنجاب کے آثار قدیمہ	۶۲۔پنجاب یونیورسٹی
۶۳۔دربار صاحب	۶۴۔داتا صاحب کا مزار
۶۵۔اُردو ادارے	۶۶۔اُردو زبان کی تاریخ
۶۷۔ہڑپا	۶۸۔موہن جوداڑو
۶۹۔میانوالی کے تیل کے چشمے	۷۰۔دہلی اور شملہ
۷۱۔پنجاب کے دریا	۷۲۔لاہور
۷۳۔امرتسر	۷۴۔جہانگیر کا مقبرہ
۷۵۔راجہ دیال سنگھ کی فیاضی	۷۶۔سرگنگارام
۷۷۔پیغمبر اسلام علیہ السلام	۷۸۔راجہ موہن رائے
۷۹۔بابا گرونانک	۸۰۔دیو پنڈت بوپ
۸۱۔فٹ بال	۸۲۔کرکٹ
۸۳۔ہاکی	۸۴۔والی بال
۸۵۔کبڈی	۸۶۔سرجگدیش چندر بوس
۸۷۔مہاکوی ٹیگور	۸۸۔اقبال
۸۹۔مسٹر گوکھلے	۹۰۔جمہوریت

۹۱۔ آمریت ۹۲۔ فاشیت
۹۳۔ اشتراکیت ۹۴۔ بچوں کے خطرناک کھیل
۹۵۔ بستی کیسے بنتی ہے؟ ۹۶۔ دستورِ حکومت
۹۷۔ ہندو پیریڈ کے دستور حکومت ۹۸۔ مغل پیریڈ کے دستور حکومت
۹۹۔ سکھ پیریڈ کے دستور حکومت ۱۰۰۔ ہندو پیریڈ کے طریقۂ لگان
۱۰۱۔ مغل پریڈ کے طریقہ لگان ۱۰۲۔ سکھ پریڈ کے طریقۂ لگان
۱۰۳۔ ہندو پریڈ کے مال وفوج داری کے معاملات
۱۰۴۔ مغل پریڈ کے مال وفوج داری کے معاملات
۱۰۵۔ سکھ پیریڈ کے مال وفوج داری کے معاملات وغیرہ

اس ضمن میں ایک کتاب ''روح انتخاب'' (جلد اوّل) ۳۴ کے مشمولات سے اس کی افادیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ سرورق پر یہ عبارت ہے۔'' اُردو نثر نگاروں پر ایک تاریخی تنقید اور اُردو لٹریچر کا تاریخی انتخاب'' مرتبین میں مولانا تاجور نجیب آبادی ایڈیٹر ''اتحاد'' پروفیسر دیال سنگھ کالج اور پنڈت میلا رام وفا، جرنلسٹ ایڈیٹر ''بھارت'' لاہور شامل ہیں۔ یہ کتاب شمشیر سنگھ اینڈ کمپنی پبلشرز کچہری روڈ لاہور نے شایع کی۔ اس کے مشمولات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اُردو زبان میں نثر کے ابتدائی کارنامے، مولانا سید محی الدین صاحب، قادری بی۔اے
۲۔ اُردو نثر کے ادوارِ خمسہ۔ مرتب ۳۔ اُردو نثر کا پہلا دور۔ مرتب
۴۔ اُردو نثر کا دوسرا دور۔ مرتب ۵۔ پہلے درویش کی سیر۔ میر امن دہلوی
۶۔ حاتم طائی۔ سید حیدر بخش حیدری ۷۔ تاج الملوک۔ لالہ نہال چند لاہوری
۸۔ شاہی زمانہ کا لکھنؤ۔ مرزا رجب علی بیگ سرور لکھنوی
۹۔ اُردو نثر کا تیسرا دور۔ مرتب
۱۰۔ خطوط غالب۔ مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی
۱۱۔ تاج گنج۔ مولانا غلام امام شہید
۱۲۔ مناظرِ رنگین۔ خان بہادر منشی غلام غوث بے خبر
۱۳۔ تعصب۔ آنرایبل ڈاکٹر سید احمد خان، ایل۔ ایل۔ ڈی

۱۴۔ مخالفت۔ آنر ایبل ڈاکٹر سید احمد خان، ایل۔ ایل۔ ڈی

۱۵۔ گھر کی تربیت۔ شمس العلماء خان بہادر پروفیسر ذکاء اللہ صاحب دہلوی

۱۶۔ ہندوؤں کے ساتھ اپنائیت۔ شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد دہلوی

۱۷۔ خوش طبعی۔ شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد دہلویؔ

۱۸۔ مرقع خوش بیانی۔ شمس العلماء مولانا حسین آزاد دہلویؔ

۱۹۔ نصوح کا خواب۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب، ایل۔ ایل۔ ڈی

۲۰۔ سرسید کی کامیابی اور اس کے اسباب۔ مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالیؔ

۲۱۔ شعر کی اصلیت اور اثر۔ علامہ شبلی نعمانی

۲۲۔ ماں بیٹوں کی زبان درازی۔ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشارؔ لکھنوی

۲۳۔ لکھنو کا محرم الحرام۔ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشارؔ لکھنوی

۲۴۔ صبح۔ مولانا عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی، ایڈیٹر ''دل گداز''۔

۲۵۔ شہنشاہ جولیس سیزر کی لاش پر انتانی کی دل گداز تقریر۔ حکیم محمد علی خاں صاحب ایڈیٹر رسالہ، ''مرقع عالم''۔ ہردوئی۔

۲۶۔ توصیفِ حسن۔ مولوی عزیز مرزا صاحب، بی۔ اے

۲۷۔ لکھنؤ کے پرانے سین۔ منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی

۲۸۔ جلال الدین اکبر۔ منشی دیا نرائن صاحب نگم، ایڈیٹر، ''زمانہ'' کانپور

۲۹۔ تعلیم نسواں۔ آنر ایبل جسٹس میاں محمد شاہ دین صاحب ایڈیٹر، ''ہمایوں''

۳۰۔ اُردو نثر کا چوتھا دور۔ مرتب

۳۱۔ پنجاب میں اُردو۔ آنر ایبل سر شیخ عبد القادر صاحب، بی۔ اے، بیرسٹرایٹ لاء۔

۳۲۔ مظلوم کی فریاد۔ مصورِ غم مولانا سید راشد الخیری دہلوی

۳۳۔ من کہ ایک دھوبی۔ مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

۳۴۔ سیم لا۔ مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

۳۵۔ یتیم شہزادہ کی عید۔ مصوّرِ فطرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

۳۶۔ افسانہ ہائے عشق۔ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم، بی۔ اے، رجسٹرار، مسلم یونیورسٹی

۳۷۔ ایک مصلح بت تراش۔ مولانا نیاز فتح پوری ایڈیٹر، ''نگار''

۳۸۔سقوط ادرنہ۔مولانا ابوالکلام صاحب آزاد دہلوی ایڈیٹر،''الہلال''
۳۹۔جنگِ عظیم۔مولانا ابوالکلام صاحب آزاد دہلوی ایڈیٹر،''الہلال''
۴۰۔ادبِ لطیف پر تبصرہ۔مرتب ۴۱۔ادب لطیف کے نمونے۔مختلف اہل قلم

۱۹۳۶ء میں علامہ تاجور کو دو جوان بیٹوں کی پے درپے موت کا صدمہ اٹھانا پڑا۔ انجمن اربابِ علم نے ۱۹۲۱ء میں بلیغ الملک کا خطاب دیا تھا۔۱۹۴۰ء میں شمس العلماء کا خطاب ملا۔ علامہ ظریف کے نام سے مزاحیہ مضامین بھی لکھتے رہے۔زبان و بیان سے متعلق سوالات کا سلسلہ بھی رسائل میں جاری رکھا۔جس میں کوئی بھی قاری کسی لفظ کے معنی،محاورہ کی درستی یا کسی ادبی مسئلہ کا حل پوچھ سکتا تھا۔علامہ تاجور ان کے مفصل جواب دیتے تھے۔رسالہ''پنچر'' کے تاجور نمبر میں نہ صرف یہ خزانہ محفوظ ہے بلکہ علامہ کا کلام اور فکاہیہ مضامین بھی اس میں شامل ہیں۔اس پرچہ میں کلامِ تاجور کے نام سے مولانا محمد عبد اللہ قریشی نے ''مخزن'' اور ''ہمایوں'' کی پرانی فائلوں سے مولانا کا کلام تلاش کر کے شامل کیا ہے۔''ابتدا میں ایک نعت ہے۔اس کے بعد عید شدید،نویدِ مستقبل،شہیدِ توحید،تصویرِ بہار،ساقی نامہ،بنگال کا کال، برسات،شراب خانہ خراب، جہانگیر اور اُس کا مقبرہ ملکۂ نور جہاں،نوائے غم،صبح، ایشور پراتھنا کے عنوانات کے تحت نظمیں شامل ہیں۔غزلوں میں بعض مسلسل غزلیں بھی ہیں جن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں نظم پروین،خیالاتِ پریشان،کلام تاجور،جذباتِ تاجور، سرشارِ خواب،کلام تاجور وغیرہ۔''[۴]

''شاعری میں ان کا سلسلۂ سخن رسا۔داغ۔ذوق۔شاہ نصیر۔مائل۔قائم۔سودا سے ہوتا ہوا حاتم سے جا ملتا ہے۔وسطِ مشق کا ایک مجموعہ چوری ہو گیا۔پھر تا حیات کوئی شعری مجموعہ ترتیب نہ دیا۔البتہ اخبارات اور جرائد میں ان کا کلام شائع ہوتا رہا۔کلام کا کچھ حصہ رسالہ''پنچر'' کے تاجور نمبر میں محفوظ ہے۔''[۵]

تاجور کے جن شاگردوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔آزاد،جگن ناتھ ۲۔احسان دانش
۳۔اختر شیرانی ۴۔اثر صہبائی
۵۔اکبر،چودھری محمد اکبر خاں لاہوری ۶۔بیدار،کرپال سنگھ

۷۔ دیوانہ، موہن سنگھ	۸۔ سالک
۹۔ سجاد قریشی	۱۰۔ سیفی
۱۱۔ شاکر	۱۲۔ شائق، اودھے سنگھ
۱۳۔ شباب کیرانوی	۱۴۔ شیدا کاشمیری
۱۵۔ شورش کاشمیری	۱۶۔ ضیاء، پروفیسر شوتم لال
۱۷۔ طالب	۱۸۔ طفیل ہوشیار پوری
۱۹۔ فاخر ہریانوی	۲۰۔ قیوم نظر
۲۱۔ کاوش، چونی لال	۲۲۔ محروم۔ تلوک چند
۲۳۔ نسیم، ایوب شاہد	۲۴۔ نظر زیدی
۲۵۔ ن۔ م۔ راشد	۲۶۔ وفا
۲۷۔ وقار انبالوی	۲۸۔ ہنر ۶

اتنے مشہور تلامذہ کے باوجود اس قادر الکلام شاعر کا شعری مجموعہ شایع نہ ہونا قابلِ افسوس ہے۔

تاجور نجیب آبادی کا ایک اور اہم کارنامہ ''تاج اللغات'' ۷ ہے۔ معیار کی بلندی، مواد کی صحت، الفاظ کے ماخذ اور الفاظ کی جامع تشریح اس لغت کی اہم خصوصیات ہیں۔ ۱۳۲۰ صفحات پر مشتمل اس لغت کے آخر میں ۳۲ صفحات کا جغرافیائی ضمیمہ بھی شامل ہے۔ یہ لغت ۱۹۳۲ء میں لاہور کے مشہور ہندو ناشر، عطر چند کپور اینڈ سنز نے شایع کیا تھا۔ اس کتاب کے سرِ ورق پر نہ صرف مؤلف کا نام درج نہیں ہے بلکہ دیباچہ میں بھی مؤلف کا ذکر نہیں ہے۔ اس کتاب کے مؤلف کی تلاش کا سہرا وارث سرہندی کے سر ہے۔ انھوں نے احسان دانش کی وساطت سے اس کا کھوج لگایا کہ اس لغت کے مؤلف تاجور نجیب آبادی تھے اور اس لغت میں اس کے معاون احسان دانش تھے۔ اس لغت کے معلوم نسخے یہ ہیں۔

۱۔ نسخہ مملوکہ پنجاب پبلک لائبریری، لاہور۔
۲۔ نسخہ مملوکہ وارث سرہندی۔
۳۔ نسخہ مملوکہ مکتبہ کاروان، لاہور۔
۴۔ نسخہ مملوکہ لانگے خان لائبریری، ملتان۔

وارث سرہندی نے ''کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ'' (جلد ہفتم) میں اس کے تین صد ایک (۳۰۱) الفاظ کی خامیوں کا جائزہ لیا ہے، جن میں غلط اندارج اور اضافی معانی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک لاکھ سے زائد الفاظ پر مشتمل لغت میں صرف تین صد ایک (۳۰۱) الفاظ کی تصحیح و اضافہ بھی اس لغت کی جامعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ واضح ہو کہ کتبِ لغت کے تحقیقی و لسانی جائزے میں سب سے کم اغلاط ''تاج اللغات'' کے حصے میں آئی ہیں۔ اس بات کی گواہی وارث سرہندی نے ''کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ (جلد ہفتم)'' میں دی ہے، وہ لکھتے ہیں:۔

> ''اس کتاب کے تفصیلی مطالعہ سے یہ خوش گوار حیرت ہوتی ہے کہ بظاہر اس عام قسم کے لغت اور غیر مشہور کتاب کا معیار مشہور کتب لغت سے کسی طرح بھی کم نہیں بلکہ معیار کی بلندی اور مواد کی صحت کے لحاظ سے یہ کئی مشہور کتب لغت (لغات) پر بھاری ہے۔ الفاظ کے ماخذ کے سلسلے میں ''تاج اللغات'' کا معیار مقابلتاً بلند ہے۔ اکثر الفاظ کے ماخذ درست درج ہوئے ہیں۔ الفاظ کی تشریح بھی بہت حد تک جامع ہے۔ الفاظ و تراکیب اور محاورات وضرب الامثال کی بہت بڑی تعداد اس میں شامل ہے۔ ضرورت کے قریباً سبھی الفاظ اس لغت میں مل جاتے ہیں۔ ضخامت کے لحاظ سے بھی یہ ایک وقیع کتاب ہے۔ بڑی تقطیع کے ۱۳۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور آخر میں ۳۲ صفحات کا جغرافیائی ضمیمہ بھی شامل ہے۔ ہر صفحہ میں تین کالم ہیں، حالانکہ عام کتابوں میں ایک صفحہ دو کالموں میں منقسم ہوتا ہے۔ تین کالموں کی وجہ سے الفاظ کی زیادہ تعداد شامل کرنے کی گنجائش پیدا ہوگئی ہے۔ کتابت اور طباعت بھی واضح اور روشن ہے اور اغلاطِ کتابت بہت کم ہیں۔'' ۸

اس ضخیم لغت کی افادیت کے پیش نظر اسے دوبارہ شائع کرنے میں جہاں بیکن بکس، ملتان کے صاحب دل چسپی لے رہے ہیں وہاں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب (مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، لاہور) بھی اس کی اشاعت کے خواہاں ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ دونوں اصحاب ''قریشی'' ہیں۔ دیکھیے یہ سعادت کس کے حصے میں آتی ہے۔

علامہ تاجور کا انتقال ۳۰، جنوری ۱۹۵۱ء (۱۳۷۳ھ) کو لاہور میں ہوا، لیکن کتبے پر ۲۹، جنوری درج ہے۔ ۹ ان کا مزار میانی صاحب میں باغیچہ چراغ علی شاہ میں اُن کے صاحب زادوں کے مزار کے برابر سڑک کے قریب واقع ہے۔

حوالے:

۱۔ ماہ نامہ ''کلچر''، تاجور نمبر، لاہور: جلد ۹، شمارہ ۵۔

۲۔ پروفیسر محمد اسلم: ''وفیاتِ مشاہیرِ پاکستان''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء۔

۳۔ تاجور نجیب آبادی/ پنڈت میلا رام وفا (مرتبین)، روحِ انتخاب (جلد اوّل)، لاہور: شمشیر سنگھ اینڈ کمپنی پبلشرز کچہری روڈ، س ن۔

۴۔ سہیل عباس خان، اُردو غزل میں اصلاحِ سخن کی روایت، مقالہ برائے ایم۔اے، اُردو (لاہور: مملوکہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، ۱۹۹۱ء)۔

۵۔ اُردو شاعری میں اصلاحِ سخن کی روایت، مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی، اُردو (لاہور: مملوکہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، ۲۰۰۵ء)۔

۶۔ فرقان احمد صدیقی، ''ضلع بجنور کے جواہر''، نئی دہلی: مجلسِ اشاعتِ ادب۔

۷۔ تاجور نجیب آبادی: ''تاج اللغات''، لاہور، عطر چند کپور اینڈ سنز، ۱۹۳۲ء۔

۸۔ وارث سرہندی، ''کتبِ لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد ہفتم، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء۔

۹۔ محمد اسلم، پروفیسر، خفتگانِ خاکِ لاہور، لاہور: ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانش گاہ پنجاب، مارچ ۱۹۹۳ء۔

کتابیات

۱۔ تاجور نجیب آبادی، میلا رام وفا، پنڈت، مرتبین: ''روحِ انتخاب''، جلد اوّل، لاہور، شمشیر سنگھ اینڈ کمپنی پبلشرز، س ن۔

۲۔ تاجور نجیب آبادی: ''تاج اللغات''، لاہور، عطر چند کپور اینڈ سنز، ۱۹۳۲ء۔

۳۔ فرقان احمد صدیقی: ''ضلع بجنور کے جواہر''، نئی دہلی، مجلس اشاعتِ ادب، س۔ن۔

۴۔ محمد اسلم، پروفیسر، ''وفیاتِ مشاہیر پاکستان''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء۔

۵۔ محمد اسلم، پروفیسر، ''خفتگانِ خاکِ لاہور''، لاہور، ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانش گاہ پنجاب، ۱۹۹۳ء۔

۶۔ وارث سرہندی، ''کتبِ لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد ہفتم، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء۔

غیر مطبوعہ مقالات

۱۔ سہیل عباس خان: ''اُردو غزل میں اصلاحِ سخن کی روایت''، مقالہ برائے ایم۔اے، اُردو (لاہور، مملوکہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، ۱۹۹۱ء)۔
۲۔ سہیل عباس خان: ''اُردو شاعری میں اصلاح سخن کی روایت''، مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی، اُردو (لاہور، مملوکہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، ۲۰۰۵ء)۔

رسائل

۱۔ ہفت روزہ، ''اتحاد''، لاہور۔
۲۔ ہفت وار، ''پریم''، لاہور۔
۳۔ ماہ نامہ، ''پکچر''، لاہور، جلد ۹، شمارہ ۵، تاجور نمبر۔
۴۔ ماہ نامہ ''مخزن''، لاہور۔
۵۔ ہفت وار، ''ہمارا پنجاب''، لاہور۔
۶۔ ماہ نامہ ''ہمایوں''، لاہور۔

o < ------ > o